

قلیتی فیصلہ اور اس کی ذیلی تقاضے ؟

ایڈیٹر الحق کا سوال نامہ

مشائخ عظیم و فضیل زعماء ملک و ملت کے
جوابات

تاثرات ، خطرات

لائسنس عمل اور رجسٹریشن

مکتبہ اہل علم ، علماء ، مجلس عمل اور عالم اسلام کی فوری ذمہ داریاں

- آئینی فیصلہ کے بارہ میں آپ کے تاثرات اور خطرات ؟
- کیا اس فیصلہ کے بعد ہماری ذمہ داری ختم ہو گئی ؟
- ملک و بیرون ملک قادیانی فتنہ کے سیاسی اور دینی اثرات — ؟
- ایسے مہلک اثرات کے تقاضے کا طریق کار اور لائحہ عمل — ؟

(سبع الحق)

شیخ محمد صالح الفوزان سیکرٹری جنرل
رابطہ عالم اسلام اسلامی مکہ مکرمہ

حضرتہ الکریم الفاضلہ الشیخ عبد الحق المحترم۔ بشاورد۔ الباکستان
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

تمہارے رسالتکرم الکریمہ رقم ۹۲۳۷ و تاریخ ۱۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو
نیہاں ابناجکرم وابتاج اخواننا المسلمین بماقررتہ الجمعیۃ الوطنیۃ لبشأن الطائفۃ
القادیانیۃ واعتبارها اقلیۃ غیر اسلامیۃ۔
والواقع ان ذلك فضل من الله حيث جا الحق وزهق الباطل لان هذه
الفئۃ عاشت فی الارض نساوا ونسرت رعایتها الضللتۃ زها لتعده وتسعیر عاما
وسیطرت علی افکار کثیر من المسلمین فی اوربا وافریقیا حیث وقعا فی شرک ضاللتها
وانماخذ اللہ تعالیٰ علی ما اصاب هذه الطائفۃ الضالۃ من خزین وفنہ
افتتح امرها وما بثتہ من عوامل الفرقة بین المسلمین فی السیاسة والجمع علی السراء
ورجوا اللہ الاتعموم لها قائمۃ بعد الآن وان یتنبہ اخواننا المسلمون الخ وسانسما

و نوایاها السیئة و مکایدھا التوتند یرھا صد المسئومین الحقیقین۔

والسلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ۔
الامین العام۔ محمد صالح القرظی
(۹۹/۹/۱۳)

ترجمہ | قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے بارہ میں ترمی اسمبلی کے شاندار فیصلے پر آپ کی اور تمام مسلمانوں کی مسرتوں کی غمازی کرنے والا گرامی نامہ موصول ہوا۔ درحقیقت یہ اللہ کا فضل و کرم ہے کہ حق غالب ہوا اور باطل مٹ گیا۔ اس لئے کہ اس فرقہ نے زمین میں فساد برپا کیا تھا، اور اس کی گمراہ کن چھوٹی حکومت تقریباً ۹۹ برس تک پھلتی رہی جو یورپ اور افریقہ میں بہت سے مسلمانوں کی فکری گمراہی اور کج روی کا ذریعہ بنی۔ آج ہم اس فرقہ مخالف کی رسوائی اور مسلمانوں میں اس کی سیاسی اور اجتماعی اور تفرقہ انگیزیوں اور ریشہ دوانیوں کی فلعی صحنہ بلنے پر اللہ تعالیٰ کی حمد ادا کرتے ہیں۔ اور اللہ سے امید کرتے ہیں کہ اس کے بعد اس فرقہ کے قدم کہیں نہ جم سکیں گے ہمیں توقع ہے کہ ہمارے مسلمان بھائی ان لوگوں کی سازشوں خفیہ مذہب منہضوں اور ان فریب کاریوں پر گہری نظر رکھیں گے۔ جو یہ رنگ بچتے اور حقیقی مسلمانوں کے خلاف بروئے کار لاتے رہے ہیں۔ والسلام علیکم ورحمة اللہ۔ (سیکرٹری جنرل البطلہ عالم اسلامی محمد صالح القرظی)

حضرت مولانا مفتی محمود صاحب قائد جمعیت العلماء المسلمام

شیخ الحدیث قائم الدائم۔ ملتان

الحمد لله وحده والصلوة والسلام على من لا نبي بعده وعلو آله وصحبه

ومن اعز جنده -

پاکستان کی پارلیمنٹ نے عقیدہ ختم نبوت کو دستوری تحفظ دیکر مزاحمتوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ یہ یقیناً ایک تاریخی فیصلہ ہے۔ اس سلسلے میں پوری قوم اور پاکستانی ملت، اور جملہ ارکان پارلیمنٹ مبارکباد کے حق میں مجلس علم تحفظ ختم نبوت کے ارکان خصوصیت سے مسیح تبریک میں جنہوں نے تین ماہ کی طویل جدوجہد میں قید و بند کی صعوبتیں سہیل کر کے موت کے برتنوں کا نشانہ بن کر اس تحریک کو کامیاب بنایا۔ بہت سے مقالات پر پوسٹس نے لاطینی پارچہ کیا، مساجد میں جوتوں سمیت داخل ہو کر بے گناہ نیتے مسلمانوں پر نثارِ ظلم کیا۔ مخالفوں میں ذمیاں خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بعض جگہ ایسی دلنوازی برکتیں روا رکھی گئی ہیں جن کو ذکر بھی کسی شریف انسان کے لئے ممکن نہیں۔ بعض مقالات پر شہیدوں نے خون کا

فائدہ بھی پیش کیا۔ بہر حال جن حضرات نے بھی اس سلسلہ میں کوئی خدمت، محنت اور قربانی حسن نیتاً اور غلطی سے پیش کی ہے۔ میرا عقیدہ ہے کہ اس کی نجات آخر دی کے لئے کافی ہے۔ اس سلسلہ میں بعض سنجیدہ قسم کے لوگوں سے متعلق یہ سن کر سخت تعجب ہوتا ہے کہ وہ مستند تقیم نبوت کے اس بل کا سپہر اصراف اور صرف وزیر اعظم جیٹو کے سر باندھنے کی سعی نامشکورہ میں مصروف ہیں۔ مسٹر جیٹو نے عوامی جدوجہد کے سلسلے میں جو ہرگز اس فیصلہ کی تصدیق کی ہے۔ اور ہم جانتے ہیں کہ اسمبلی کے اندر اور باہر انہیں کن مشکلات کا سامنا ہوا جس کے بعد انہیں ہتھیار ڈالنے پڑے۔ ہم جب پوری قوم کو مبارکباد دیتے ہیں۔ تو ہم نے کبھی غفلت سے کام نہیں لیا۔ بلکہ پوری قوم کو انہیں اور ان کی پارٹی کو مستثنیٰ کیے بغیر ہڈی تیریک پیش کیا ہے۔ نہ ہم نے اپنی جماعت کے لئے کریڈٹ لینے کی کوشش کی ہے نہ ہم اس خالص مذہبی مسئلے کو سیاسی فائدہ حاصل کرنے کا ذریعہ بنانا چاہتے ہیں۔ ہم تو صرف یہ دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس جدوجہد کو قبول فرما کر ہر ایک شریک کار کو اس کا ثمرہ دنیا و آخرت میں عطا فرمادے۔

بڑے بغیر پاک و ہند کے لوگوں نے برطانوی سامراج کی غلامی سے نجات حاصل کرنے کے لئے آزادی کا مطالبہ کیا۔ جدوجہد کی۔ آخر جدوجہد کامیاب ہوئی۔ اور برطانیہ کی لیبر پارٹی کی گورنمنٹ اور اس کے وزیر اعظم مسٹر ایلے نے ہمارے جدوجہد ہمارا مطالبہ تسلیم کر کے ہیں آزادی دی۔ تو کیا ہندوستان کی آزادی کے لئے مسٹر ایلے اور لیبر پارٹی کی برطانوی گورنمنٹ کے نعرے لگانے جہاں ہیں یا مجاہدین تحریک آزادی کو زندہ یاد رکھا جاوے۔

تازہ واقعہ ہے کہ الجزائر نے فرانس کی غلامی سے نجات حاصل کرنے کے لئے ہر لاکھ سے دس لاکھ تک مجاہدین کا خون پیش کیا۔ آخر کار فرانس کی حکومت نے آزادی کا مطالبہ تسلیم کر کے الجزائر کو آزاد کر دیا تو اب فرانس اور جنرل ڈیگال مبارکباد کے مستحق ہیں یا الجزائر کے شہداء و مجاہدین۔

انڈونیشیا نے سوئیڈن کے زیر قیادت ڈچ قوم سے طویل جدوجہد کے بعد آزادی حاصل کی۔ ڈچ قوم نے مطالبہ مانا۔ اب کون سا بارکباد کا مستحق ہے۔ بہر حال تقیم نبوت کی تحریک کے مجاہدین کے نسلات تشدد و ظلم خونریزی بربریت کا جرم جس کے کھاتے میں پڑتا ہے۔ کم از کم تحریک کی کامیابی کا سپہر ایسے لوگوں کے سروں پر تو نہیں باندھا جا سکتا۔ بیلیز پارٹی ہی ایک ایسی پارٹی ہے جس کے ارکان نے انفرادی یا اجتماعی طور پر قوم کے اس عظیم مطالبے اور تحریک کا ہرگز ساتھ نہیں دیا۔ اور الگ جھنگ رہ کر عملاً ثابت کر دیا کہ ان کا اس مطالبہ اور تحریک سے کوئی تعلق نہیں۔ پھر بیلیز پارٹی یا اس کے پیڑھ میں ہی کوئی مدد ملے گی کس طرح قرار دیا جا سکتا ہے۔ فی الحال عجیباً۔